

مدیر کے نام

اے ڈی جمیل، جھنگ

”کون سا اسلام؟“ (مارچ ۲۰۰۵ء) موجودہ حکومت کی اصل پالیسیوں کو واضح کرتا ہے۔ اس کے آئینے میں ملک کو بزمِ خود ترقی کی راہ پر گامزن کرنے والے اور ماڈرین اسلام کو نافذ کرنے کے ٹھیکیدار صدر بش کے حواری پرویز مشرف کا حقیقی چہرہ نظر آتا ہے۔ اسلام تو وہی ہے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم لائے اللہ کا وعدہ ہے کہ ہم نے جس ذکر کو اتارا ہے ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

غلام مرتضیٰ جوئیہ، میکلوڈ سٹیج

جنوری فروری کے شماروں میں سوڈان، لیبیا، یوکرین کے بارے میں اور وہاں پر موجود مسلمانوں اور احیائے اسلام کے لیے سرگرم تحریکوں کا اندازہ ہوا۔ اسلام کا نام زندہ رکھنے میں روایتی دینی تحریکوں، مدارس کا جو کردار ہے اور ان دور دراز علاقوں میں تصوف کے ذریعے اشاعت اسلام کے لیے جو کردار صوفیائے کرام نے سرانجام دیا ہے اس کو بھی نمایاں کرنے کی ضرورت ہے تاکہ قارئین ماضی میں تصوف کے ثبوت اور نمایاں کردار سے آگاہ ہوں اور اہل تصوف اور معاصر اسلامی تحریکیں باہم قریب ہوں۔ احیائے اسلام کے لیے تزکیہ نفس ایک بنیادی شرط ہے۔ اس دوری کو قربت میں بدلنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس سے اعتمادِ امت کی راہ ہموار ہوگی۔ احیائے اسلام سیٹ میں دعوتِ دین کی ذمہ داری کے عنوان سے جو کتابچہ ہے اس میں سید مودودیؒ نے اس پہلو سے صوفیائے کرام کی خدمات کا ذکر کیا ہے۔

محمد اسماعیل ساجد، ملتان

”نئی نسل کے نام“ (مارچ ۲۰۰۵ء) بہت پسند آیا۔ بلاشبہ بزرگ نسل نے اسلامی افکار کے احیاء کے لیے اپنا فرض بہ احسن ادا کیا اور آج تحریک اسلامی ایک حقیقت ہے۔ اب نئی نسل کو اپنا قرض ادا کرتا ہے۔ یقیناً نئی نسل کے لیے اس میں سبق اور عمل کا جذبہ موجزن ہے۔

ڈاکٹر توقیر احمد بٹ، ملتان

”اشارات“ موجودہ دور میں عام لوگوں کے دل کی آواز ہوتے ہیں۔ تجویز ہے کہ درس قرآن کی تیاری کو مد نظر رکھ کر بھی مضامین شامل اشاعت ہوں تو قاری کو دوبرافائدہ پہنچ سکتا ہے۔

طالب ہاشمی، لاہور

ترجمان القرآن (مارچ ۲۰۰۵ء) میں ڈاکٹر محمد یسین مظہر کی تالیف عبدالْمُطَلَب ہاشمی پر